



سوال

(59) مسجد کو ایک گروہ کے لیے خاص کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مقلد نے مسجد بنائی اور مسجد کی پیشانی پر ایک پتھر نصب کیا اور اس مسجد پر حنفیان لکھا تھا تاکہ اس کے طریقے کے لوگوں کا استحقاق ثابت ہو اور اہل حدیث کا استحقاق باطل ہو۔ آیا موافق فقہ حنفی ایسا پتھر لگانا جائز و درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

موافق فقہ حنفی ایسا پتھر (جس سے مسجد کو کسی خاص گروہ کے لیے مخصوص کر دینا مقصود ہے) لگانا جائزہ درست نہیں ہے جب کوئی جگہ مسجد ہو جاتی ہے تو وہ جگہ پانی کی ملک سے نکل کر خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاتی ہے اور اس میں عامہ مسلمین کو جو خدا تعالیٰ کے بندے ہیں نماز خوانی و دیگر عبادات کا جو مساجد میں ادا کی جاسکتی ہیں یکساں و برابر حق حاصل ہو جاتا ہے اور کسی شخص کو (بانی ہو یا غیر بانی) اس بات کا کچھ بھی حق باقی نہیں رہتا کہ اُس حق حاصلہ میں کسی طرح کا مانع اور مزاحم ہو یا اس مسجد کو کسی خاص شخص یا گروہ کے لیے مخصوص اور دوسرے کو اس سے محروم کرے، حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مسجد بنا کر صاف طور سے بھی کہہ دے کہ میں نے یہ مسجد صرف فلاں محلہ والوں کے لیے بنائی ہے، نہ کہ دوسروں کے لیے اور اس میں وہی لوگ نماز پڑھیں نہ کہ دوسرے لوگ، تو یہ شرط اُس کی باطل ہے اور باوجود اس شرط کے بھی دوسرے لوگ اُس مسجد میں ویسا ہی نماز پڑھنے کا حق رکھتے ہیں، جیسا کہ اُس محلہ والے۔ اس میں دونوں یکساں و دیگر عبادات مذکورہ بالا کا یکساں و برابر حق حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کسی منع اور مزاحمت کا حق باقی نہیں رہتا۔

ہدایہ مع کفایہ (907/2) پچھا یہ لکھتے میں ہے :

"لان المسجد لا یخون لاحد فیہ حق المسجد"

"کیوں کہ مسجد سے روکنے کا اختیار کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔" کفایہ شرح ہدایہ (907/2) پچھا یہ لکھتے میں ہے :

"لان للعامة حق اقامة الصلاة فی المسجد"

"کیوں کہ عام لوگوں کو مسجد میں نماز قائم کرنے کا حق حاصل ہے"

فتاویٰ عالمگیری (248/2) مطبوعہ طبعی بند ہوگی میں ہے :



"فی وقف الخصاص لو بنی مسجد الابل محله وقال : جعلت ہذا المسجد لابل ہذہ المحلۃ خاصۃ کان لغير ابل تلک المحلۃ ان یصلی فیہ کذا فی الذخیرۃ"

احکام الوقف للخصاص میں ہے کہ اگر ایک محلے والوں کے لیے مسجد بنانے اور کہے : میں نے یہ مسجد صرف اس محلے والوں کے لیے بنائی ہے تو دوسرے محلے والے بھی اس میں نماز پڑھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کتبہ : محمد عبداللہ

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 124

محدث فتویٰ